Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۴/۳۹	جمعرات ۲۱ جمادی الاول ۱۴۱۰ھ، ۲۱ فتح ۱۳۶۸ ہش، ۲۱ دسمبر ۱۹۸۹ء	نمبر ۲۹۰

تلاوت کی عادت ڈالیں

"صبح تلاوت کی عادت ڈالیں۔ ہر شخص جو نماز پڑھتا ہے اس کو یہ عادت پڑ جائے کہ کچھ نہ کچھ تلاوت ضرور کرے۔ یہ بنیاد اگر قائم ہو جائے تو اس کے اوپر پھر عظیم الشان عبادات کی عمارتیں قائم ہو سکتی ہیں"۔

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ
الفضل ۱۱ دسمبر ۱۹۸۹ء صہ)

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"ہم اپنے خدا تعالیٰ پر یہ قوی ایمان رکھتے ہیں کہ وہ اپنے صادق بندہ کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح اگر وہ آگ میں ڈالا جائے تو وہ آگ اس کو جلا نہیں سکتی ہمارا مذہب یہی ہے کہ ایک آگ نہیں اگر ہزار آگ بھی ہو تو وہ جلا نہیں سکتی۔ صادق اس میں ڈالا جاوے تو ضرور بچ جاوے گا۔ ہم کو اگر اس کام کے مقابلہ میں جو خدا تعالیٰ نے ہمارے سپرد کیا ہے آگ میں ڈالا جاوے تو ہمارا یقین ہے کہ آگ جلا نہیں سکے گی اور اگر شیروں کے پنجرہ میں ڈالا جاوے تو وہ کھا نہ سکیں گے۔ میں یقیناً کہتا ہوں کہ ہمارا خدا وہ خدا نہیں جو اپنے صادق کی مدد نہ کر سکے۔ بلکہ ہمارا خدا قادر خدا ہے جو اپنے بندوں اور اس کے غیروں میں مابہ الامتیاز رکھ دیتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو پھر دعا بھی ایک فضول شے ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو کچھ میں خدا تعالیٰ کی نسبت بیان کرتا ہوں اس کی قوتیں اور طاقتیں اس سے بھی کروڑ در کروڑ درجے بڑھ کر ہیں جن کو ہم بیان نہیں کر سکتے"۔ (ملفوظات جلد سوم صہ ۲۹۰، صہ ۲۹۱)

"ہمارے اختیار میں ہو تو ہم فقیروں کی طرح گھر بہ گھر پھر کر خدا تعالیٰ کے سچے دین کی اشاعت کریں اور اس ہلاک کرنے والے شرک اور کفر سے جو دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ لوگوں کو بچالیں۔ اگر خدا تعالیٰ ہمیں انگریزی زبان سکھا دے تو ہم خود پھر کر اور دورہ ...... کریں اور اسی طرح .... میں زندگی ختم کر دیں خواہ مارے ہی جاویں"۔ (ملفوظات جلد سوم صہ ۲۹۲)

● مکرم رفیق احمد صاحب ثاقب نائب ناظر مال کے بڑے بیٹے عزیز منور احمد صاحب ثاقب کا نکاح ہمراہ عزیزہ سعیدہ یاسمین صاحبہ دختر مکرم چوہدری سعید احمد صاحب آف برٹش ایئر لندن مکرم مولانا نصیر الدین احمد صاحب نے ۱۱ نومبر کو بیت تھرولنگ برو نیو جرسی امریکہ میں پڑھا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتے کو ہر جہت سے خیر و برکت کا باعث بنائے۔

● مکرم دلاور احمد صاحب ابن مکرم سردار احمد صاحب محلہ ناصر آباد کا نکاح مکرمہ امۃ القدیر صاحبہ بنت مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب محلہ دار العلوم غربی ربوہ کے ہمراہ بعوض مبلغ بیس ہزار روپیہ بتاریخ ۵ دسمبر ۸۹ء بعد از نماز عصر مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے بیت المبارک میں پڑھا۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کی درخواست دعا ہے۔

مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب سکنہ عقب فضل عمر ہسپتال گوھد پور ضلع سیالکوٹ میں کافی عرصہ سے صاحب فراش ہیں آج کل حالت تشویشناک ہے۔ احباب کرام سے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

قوموں کی زندگی نوجوانوں سے وابستہ ہے

ارشادات حضرت فضل عمر۔ اللہ آپ سے راضی ہو

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد قدرتِ ثانیہ کے دوسرے مظہر (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) نے اپنی نظم نوجوانانِ احمدیت کے نام (نونہالانِ جماعت کے نام) تحریر فرما کر اس نظم سے متعلق ایک نوٹ بھی تحریر فرمایا۔ اس نوٹ میں حضور نے فرمایا "ہر قوم کی زندگی اسکے نوجوانوں سے وابستہ ہے کس قدر ہی محنت سے کوئی کام چلایا جائے اگر آگے اِسکے جاری رکھنے والے لوگ نہ ہوں تو سب محنت غارت جاتی ہے اور اس کام کا انجام ناکامی ہوتا ہے گو ہمارا سلسلہ روحانی ہے مگر چونکہ مذکورہ بالا قانون بھی الٰہی ہے۔ اس لئے وہ بھی اس کی زد سے بچ نہیں سکتا۔ پس اس کا خیال رکھنا ہمارے لئے ضروری ہے ہم پر واجب ہے کہ آپ لوگوں کو ان فرائض پر آگاہ کر دیں جو آپ پر عائد ہونے والے ہیں اور ان راہوں سے واقف کر دیں جن پر چل کر آپ منزلِ مقصود پر پہنچ سکتے ہیں اور آپ پر فرض ہے کہ آپ گوش ہوش سے ہماری باتوں کو سنیں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں تا خدا تعالیٰ کی طرف سے جو امانت ہم لوگوں کے سپرد ہوئی ہے۔ اس کے کما حقہ ادا کرنے کی توفیق ہمیں بھی اور آپ لوگوں کو بھی ملے۔ اس غرض کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے مندرجہ ذیل نظم لکھی ہے۔ جس میں حتی الوسع وہ تمام نصیحتیں جمع کر دی ہیں جن پر عمل کرنا سلسلہ کی ترقی کے لئے ضروری ہے۔ گو نظم میں اختصار ہوتا ہے مگر یہ اختصار ہی میرے مدعا کیلئے مفید ہے کیونکہ اگر رسالہ لکھا جاتا تو اس کو بار بار پڑھنا وقت چاہتا جو ہر شخص کو میسر نہ ہو سکتا۔ مگر نظم میں لمبا مضمون تھوڑی عبارت میں آجانے کے باعث ہر شخص آسانی سے اس کا روزانہ مطالعہ بھی کر سکتا ہے اور اس کو ایسی جگہ بھی لٹکا سکتا ہے جہاں اس کی نظر اکثر اوقات پڑتی رہے اور اسطرح اپنی یاد کو تازہ رکھ سکتا ہے۔ خوب یاد رکھو کہ بعض باتیں چھوٹی معلوم ہوتی ہیں مگر ان کے اثر بڑے ہوتے ہیں۔ پس اس میں لکھی ہوئی کوئی بات چھوٹی نہ سمجھو اور ہر ایک بات پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔ تھوڑے ہی دن میں اپنے اندر تبدیلی محسوس کرو گے اور کچھ ہی عرصہ کے بعد اپنے آپ میں اس کام کی اہلیت پیدا ہوتی دیکھو گے جو ایک دن تمہارے سپرد ہونے والا ہے۔ یہ بھی یاد رکھو کہ تمہارا یہی فرض نہیں کہ اپنی اصلاح کرو بلکہ یہ بھی فرض ہے کہ اپنے بعد میں آنے والی نسلوں کی بھی اصلاح کی فکر رکھو اور ان کو نصیحت کرو کہ وہ اگلوں کی فکر رکھیں اور اس طرح یہ سلسلہ ادائے امانت کا ایک نسل سے دوسری نسل کی طرف منتقل ہوتا چلا جاوے۔ تاکہ یہ دریائے فیض جو خدا تعالیٰ کی طرف سے جاری ہوا ہے ہمیشہ جاری رہے اور ہم اس کام کے پورا کرنے والے ہوں جس کے لئے آدم علیہ السلام اور اس کی اولاد پیدا کی گئی ہے۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ (اے خدا تو ایسا ہی کر)"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ربوہ ، مقام اشاعت : دارالنصر غربی ربوہ
قیمت : ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۱ ، فتح ۱۳۶۸ ہش ۲۱ ۔ دسمبر ۱۹۸۹ء

تربیت ــ بڑے بہن بھائی

عام طور پر بچوّں کی تربیت کے سلسلہ میں والدین اور اساتذہ کا ذکر کیا جاتا ہے ۔ اور یہ بات ہے بھی بہت ضروری کہ والدین کی توجہ بھی ضروری ہے اور اساتذہ کی بھی ۔ دونوں مل کر بچوں کی تربیت کا کام سنبھالیں تو یقیناً نتائج زیادہ بہتر مترتب ہونگے ۔ کیونکہ جو وقت گھر میں گزرتا ہے اس میں والدین ذمہ داری سنبھالیں اور جو وقت سکول میں گزرتا ہے اس کی طرف اساتذہ توجہ دیں ۔

لیکن ان کے علاوہ بچوّں کی تربیت کا ایک اور ذریعہ بھی ہے ، اور وہ ہے بڑے بہن بھائی ۔ سب سے بڑے بچے کی بات تو اور ہے کہ اس کے کوئی بڑے بہن بھائی نہیں لیکن بڑے بچے کے بعد کے بچےّ اس سے مختلف ہیں ۔ شائد ہم سب یہ جانتے ہیں کہ جو کچھ ہمارے متعلق ہمارے بڑے بھائی بہن جانتے ہیں وہ ہمارے والدین ہرگز نہیں جانتے ۔ بہن بھائی اکٹھے کھیلتے ہیں ، اکٹھے سوچتے ہیں اور اکٹھے شوخی یا شرارت کرتے ہیں ۔ والدین سامنے آ جائیں تو سب خاموش ۔ سب سنجیدہ اور بالکل بھولے بھالے اور پیارے پیارے ، جونہی والدین ایک طرف ہوئے پھر وہی سوچ اور وہی کھیل اور وہی شوخی یا شرارت ۔

پس اگر آپ بڑے ہیں ــ بہن یا بھائی ــ تو اپنے سے چھوٹے بچوں ــ اپنی چھوٹی بہنوں اور چھوٹے بھائیوں کی ٹھیک سے تربیت کریں ۔ آپ سب سے زیادہ جانتے ہیں کہ وہ کیسے ہیں ۔ ان کے خیالات کیا ہیں ان کی طبیعت میں شوخی کتنی ہے اور شرارت کتنی ، سیدھے راستے پہ کہاں تک چلتے ہیں اور غلط راستہ کہاں سے اور کب اختیار کرتے ہیں ۔

حضرت اماّں جان (اللہ تعالیٰ آپ کے درجات ہمیشہ بلند سے بلند تر فرماتا رہے) حرم محترم حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرمایا کرتی تھیں کہ والدین سب سے بڑے بچے کی بھرپور تربیت کر دیں تو دوسرے بچے بھی ٹھیک ہی رہیں گے ۔ کیونکہ چھوٹے بچے بڑے بھائی یا بڑی بہن کی طرح کے بننے کی کوشش کریں گے ۔ اس سے ہم یہ نتیجہ بھی نکال سکتے ہیں کہ بڑے بھائی یا بڑی بہن کو اپنے سے چھوٹوں کا خیال رکھنا چاہیئے ۔ تربیت کا ایک یہ بھی زاویہ ہے ۔

ماؤں بہنوں بیٹیوں کی بات ہے
اپنی عزّت تو اُنہیں کی ذات ہے
ان کی تنظیمیں ہیں دین حق کا مان
یہ خدا کے فضل کی برسات ہے

ابوالاقبال

گلی گلی جب گھوم کے اپنے دروازے پر آتا ہُوں
یُوں لگتا ہے جیسے مَیں رُک جانے سے شرماتا ہُوں

سردی گرمی دونوں میری رُوح کو راس آجاتے ہیں
جو آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں مَیں ان سے دِل برماتا ہُوں

مَیں اپنے اور پرائے کی تفریق کا قائل ہی کب تھا
یہ بات غلط ہے مَیں ڈر کر اب لوگوں کو اپناتا ہُوں

سمجھا تو کوئی دل والا ہی سمجھے گا مری اس حالت کو
مَیں بجھتی بجھتی راکھ سہی پر شعلہ بھی بن جاتا ہُوں

ہر گام پہ گویا جشنِ تشکّر کی محرابیں بنتی ہیں
ہر لمحہ جشنِ تشکّر کی یادوں کو مَیں دہراتا ہُوں

خاموش رہو، خاموش رہو ، خاموشی سے سُن پاؤ گے
مَیں نیلی چھتری والے کا پیغام ہے جو دہراتا ہُوں

مَیں سبّ وشتم کے بدلے میں ان سب کو دعائیں ہی دُونگا
مَیں ان سے ماریں کھانے کے اعزاز پہ بھی اتراتا ہُوں

وہ بات کریں تو جیسے ان کے منہ میں جھاگ آجاتی ہے
مَیں ان کی جانب دیکھ کے جیسے موتی سے بکھراتا ہوں

مَیں اپنے بھولے بھالے دل کو بھولا راہی کیوں جانوں
ہر صبح نکلتا ہوں گھر سے ہر شام مَیں گھر آجاتا ہوں

کردار نسیم ، زمانے میں ہر شخص کی آنکھ کا تارا ہے
اور ہنس ہنس کر مَیں روز و شب اس تارے کو چمکاتا ہوں

نسیم سیفی

مسکینی سے قرآن شریف کا جوا اپنی گردن پر اٹھاؤ (ازالہ اوہام صفحہ ۵۴۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

نصراللہ خان ناصر ایم۔اے

دانائے فارس

شیخ سعدی شیرازیؒ

شیخ سعدیؒ ہمارے ہمسایہ ملک ایران کے ایک مشہور شاعر اور نثر نگار جو اپنے علم و حکمت اور رموز و کنایات سے معمور کلام سے مشرق و مغرب میں شہرت پا گئے۔ شیخ سعدیؒ کی گلستان و بوستان نے تو ہر قوم و ملت میں مقبولیت حاصل کی اور کئی زبانوں میں ان کے تراجم شائع ہوئے۔ آپ ایک بزرگ رہنما کی حیثیت رکھتے ہیں اور صوفیاء میں آپ کو بلند مقام حاصل ہے۔ مغربی طرز تعلیم سے قبل ہر مکتب اور درسگاہ میں فارسی زبان کو خاص اہمیت حاصل تھی۔ اور ایک فارسی خواں کے لئے شیخ سعدی اور ان کی گلستان و بوستان سے تعارف بنیادی اور لازمی حیثیت کا حامل تھا۔ چنانچہ اس مختصر نوٹ کے ذریعہ شیخ سعدی سے تعارف کروانا مقصود ہے۔ اور یہ تعارف ایک پہلو سے خود آگہی کے لئے بھی ضروری ہے کہ ہمارے ماضی کے کردار کی تشکیل و تعمیر کیسے ہوتی رہی۔ اس کے محرکات و عوامل سے واقف ہونا چاہیئے۔ تاکہ ماضی کی خوبیاں ہم میں قائم رہیں جو درحقیقت ہمارے اسلاف کا ورثہ ہے

نام و لقب

آپ کا نام شرف الدین یا مشرف الدین تھا لقب مصلح الدین اور تخلص سعدی تھا۔ شیخ سعدی مشہور ہوئے۔ وطن مالوف کی نسبت سے شیخ سعدی شیرازی کے طور پہ شہرت پائی۔

حسب و نسب

شیخ سعدی سادات کے معزز خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کے آباؤ اجداد آپ کی ولادت سے مدتوں پہلے مکہ سے ہجرت کر کے شیراز ملک فارس میں آبسے تھے۔ آپ کے والد کا نام شیخ عبداللہ شیرازی تھا۔ جو ایک بڑے عالم اور صاحب طریقت بزرگ تھے۔ والدہ کا نام فاطمہ بتایا جاتا ہے آپ کی والدہ بھی بڑی عابدہ زاہدہ خاتون تھیں۔

شیخ سعدی کا بچپن اور تعلیم

شیخ سعدی نے جہاں پرورش پائی وہ گھرانہ علم و عمل کا گہوارہ تھا۔ دینی علوم کا چرچا تھا۔ آپ کے صوفی والد نے تربیت نہایت احسن رنگ میں کی۔ آپ عبادت، شب بیداری اور قرآن مجید کی تلاوت کا خاص شغف رکھتے تھے۔ تھوڑی مدت میں ہی قرآن کریم حفظ کر لیا نوجوانی کا عالم تھا تو نہایت با اخلاق اور صاحب کردار ہونے کے باعث شہرت پائی۔ اپنے والد سے ہی تفسیر، حدیث، فقہ اور صرف و نحو کی تعلیم حاصل کی۔ ابھی آپ گیارہ سال کے تھے کہ باپ کے سایہ سے محروم ہو گئے۔ شفقت پدری کی بھی کیا بات ہے اس کا احساس تو اسے ہوتا ہے جو اس سایہ سے محروم ہو۔ شیخ سعدی اس کا نقشہ بوستان میں یوں کھینچتے ہیں:

من آنگہ سر تاجور داشتم
کہ سر در کنارِ پدر داشتم

یعنی میں اس وقت اپنے آپ کو بادشاہ خیال کرتا تھا۔ (یعنی کوئی فکر نہ تھی) جب تک میرا سر باپ کی گود میں ہوتا تھا۔

شیخ سعدی جب سن شعور کو پہنچے تو شیراز علماء و فضلاء کا گہوارہ تھا۔ مگر اس دور میں بادشاہت کے دعویداروں نے شیراز کا امن تلپٹ کر رکھا تھا۔ شیخ سعدی اس ماحول سے دل برداشتہ ہو کر بغداد روانہ ہو گئے۔ جو ان دنوں علوم و فنون کا مرکز تھا۔ مدرسہ نظامیہ ایک عظیم درسگاہ تھی۔ آپ نے کئی سال بغداد میں تعلیم حاصل کی آپ نے علوم قرآن۔ حدیث۔ فقہ منطق۔ فلسفہ اور ریاضی میں عبور حاصل کیا امام ابن جوزی اور شیخ شہاب الدین سہروردی سے فیض حاصل کیا۔ آپ نے ایک حج تو بچپن میں اس وقت کیا جب والد ماجد کی وفات ہوئی اور ایک حج شیخ سہروردی کی معیت میں کیا۔ اس کے علاوہ بھی کئی حج کئے۔

سفر و سیاحت

حصول تعلیم کے بعد شیخ سعدی نے رخت سفر باندھا اور سیر و سیاحت کے لئے چل نکلے۔ افریقہ اور ایشیاء کے متعدد بلاد و امصار کا سفر کیا۔ جس کا ذکر گلستان اور بوستان میں بھی کیا۔ شیخ سعدی فرماتے ہیں:

در اقصائے عالم بگشتم بسے
بسر بردم ایام با ہر کسے
تمتع بہ ہر گوشۂ یافتم
ز ہر خرمنے خوشۂ یافتم

میں دنیا کے اطراف میں بہت گھوما ہر قسم کے لوگوں کے ساتھ وقت گذارا۔ میں نے ہر گوشہ سے فائدہ اٹھایا۔ اور ہر انبار سے خوشہ چنا۔

کہا جاتا ہے کہ ابن بطوطہ کے سوا کسی مشرقی سیاح نے آپ سے بڑھ کر سفر نہیں کیا آپ مصر، عراق، شام، عمان، فلسطین۔ یمن ہندوستان۔ آرمینیا۔ الجزائر، حبشہ تاتاری علاقہ۔ کاشغر دیلم۔ حلب۔ حمص۔ بیت المقدس تشریف لے گئے۔ تمام بڑے سمندروں میں بحری سفر بھی کئے۔ یہ سفر آپ کی تحریروں نثر و نظم سے ثابت ہیں۔ چودہ پا پیادہ حج بھی کئے۔ جو صعوبتیں سفر میں اٹھائیں اس کے دلچسپ واقعات گلستان و بوستان میں بیان کئے ہیں۔

واپس شیراز میں۔ اور وفات

شیخ سعدی کا وطن مالوف چونکہ مرکز فتن تھا اس لئے سیاحت میں ہی عمر گذار دی۔ مگر جب سعد زنگی کی وفات کے بعد اس کا بیٹا قتلغ خان ابوبکر تخت نشین ہوا۔ تو حسن تدبیر سے بد امنی کو ختم کر کے شیراز کو امن کی بستی بنا دیا۔ چنانچہ شیراز پھر سے علوم و فنون کا مرکز اور علماء و فضلاء کا گہوارہ بن گیا۔ ابوبکر بن سعد کی تخت نشینی کے ۳۵ برس بعد ۶۵۸ھ میں شیخ سعدی وطن واپس لوٹے۔ اور باقی عمر یہیں گذار دی۔

آپ کی زندگی درویشانہ تھی۔ ایک صوفی باصفا کے باعث اہل شیراز آپ کے عقیدت مند بن گئے۔ آپ کی اہلی زندگی کے بارہ میں زیادہ حالات نہیں ملتے۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے دو شادیاں کیں۔ پہلی شادی ایک رئیس زادی سے ہوئی اور دوسری صنعا یمن میں۔ دوسری شادی سے اولاد ہوئی جو بچپن میں ہی وفات پا گئی۔ شیخ سعدی نے اپنی ...... زندگی کے آخری ایام شیراز سے باہر الگ تھلگ گوشہ نشینی اختیار کی۔ آپ کے یہ شب و روز عبادت میں بسر ہوتے۔ عقیدت مند وہیں ملاقات کے لئے آتے۔ اسی تنہائی کی زندگی میں ہی آپ نے خالق حقیقی کو لبیک کہا۔ شیخ سعدی کا مزار "مقام دلکشا" سے کچھ فاصلہ پر ایک بڑی عمارت میں ہے۔ یہ مقام سعدیہ کے نام سے مشہور ہے۔

شیخ سعدی کا علمی مقام

شیخ سعدی کا بہت بلند پایہ علمی مقام ہے مختلف تذکروں میں آپ کی جن مشہور تصانیف کا ذکر ہے ان کے نام یہ ہیں:

۱۔ گلستان ۲۔ بوستان ۳۔ کریما ۴۔ دیوان غزلیات (۳ جلدیں) ۵۔ مجموعہ قطعات و رباعیات ۶۔ قصائد (عربی فارسی) ۷۔ تاریخ عباسیہ یا تاریخ بغداد (۸ جلدوں میں) ۸۔ جغرافیہ (تین جلدوں میں) ۹۔ کتاب ہیئت ۱۰۔ تصوف میں چند رسائل۔ گلستان و بوستان نے مشرق میں خوب شہرت پائی۔

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے کلام میں شیخ سعدیؒ کا تذکرہ

شیخ سعدی کی گلستان و بوستان نے بڑی شہرت پائی۔ آپ کی دانش و حکمت کے سامنے بڑے بڑے فلاسفر اور حکماء کے سر جھک گئے۔ مشرق و مغرب میں متعدد مصنفین نے شیخ سعدی کے کلام پر تبصرہ کیا۔ اور ان رموز و اسرار کو سراہا۔ ان میں مولانا حالی۔ شبلی۔ مرزا حیرت دہلوی۔ براؤن ٹی اور جانسٹن ہیں۔ آپ نظم و نثر کے امام تسلیم کئے جاتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد احمد محمود قریشی
ربوہ

عطیۂ خون

اللہ تعالیٰ نے انسان پر دو حقوق کی ادائیگی فرض کی ہے ان میں سے ایک حقوق اللہ ہیں اور دوسرے حقوق العباد اللہ کی مخلوق کی خدمت حقوق العباد کی ادائیگی کا ایک اہم حصہ ہے۔

خدمت خلق ضرورت مند لوگوں کی جسمانی مالی فنی اور علمی مدد کے ذریعے سے کی جا سکتی ہے۔ جسمانی خدمتِ خلق میں ایک آدمی اپنے جسم کا کوئی جزو یا حصہ دوسرے کی مدد کے لئے دیتا ہے جیسے خون کا عطیہ آنکھوں کا عطیہ اور گردے کا عطیہ وغیرہ۔

انسانی ہمدردی کے طور پر خون کا عطیہ دینے کا رواج پوری دنیا میں پایا جاتا ہے اور لاکھوں جانوں کے بچانے کا ذریعہ بنتا ہے۔ جب بھی کسی حادثے میں یا کسی اور صورت میں انسان کا خون ضائع ہو جائے اور جان کو خطرہ پیدا ہو جائے تو ایسے حالات میں خون کی کمی پوری کر کے اس شخص کی جان بچائی جا سکتی ہے۔ اس نیکی کے اجر کا اندازہ اس امر سے کیا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جس نے ایک شخص کی جان بچائی اس نے گویا تمام انسانوں کی جان بچائی۔

خون ضائع ہونے کی وجہ سے بہت سی جانیں ضائع ہوا کرتی تھیں۔ مثلاً حادثات کے نتیجے میں جنگوں میں اپریشن اور زچگی کے دوران اس قسم کے واقعات عام طور پر دیکھنے میں آتے تھے۔ ایسے مریضوں کے علاج کے سلسلے میں سب سے پہلے دوسرے جانوروں مثلاً بکری اور بندر کا خون انسان کو دیا گیا۔ لیکن یہ تجربہ مکمل طور پر ناکام ہوا۔ اس کے بعد دوسرے آدمی کا خون آدمی کو دیا گیا۔ کبھی تو یہ تجربہ کامیاب ہو جاتا تھا اور کبھی ناکام۔ جب اس پر مزید تحقیق کی گئی تو بلڈ گروپس دریافت ہوئے اور پتہ چلا کہ صحیح قسم کا خون مریضوں کو بغیر تکلیف کے دیا جا سکتا ہے۔

اب تک متعدد بلڈ گروپس دریافت ہو چکے ہیں لیکن ان میں سے زیادہ اہمیت کے دو سسٹم ہیں جو عطیۂ خون میں اہم کردار ادا کرتے ہیں ایک ABO سسٹم اور دوسرا Rhesus سسٹم کہلاتا ہے ان کے تحت انسان کے آٹھ قسم کے بلڈ گروپس ہو سکتے ہیں۔ ہر انسان کا بلڈ گروپ ہمیشہ ایک ہی رہتا ہے۔ بلڈ گروپ وراثت کے تحت آتے ہیں۔ اور ان کا تعین ماں باپ کی بلڈ گروپ کو کنٹرول کرنے والی جینز (Genes) کی بنیاد پر کیا جا سکتا ہے۔

انسانی خون میں بلڈ گروپس اینٹی جنز اور اینٹی باڈیز کی بنیاد پر ہوتے ہیں۔ انسان کا جو بلڈ گروپ ہوتا ہے اس کی اینٹی جنز اس کے خون کے سرخ ذرات پر موجود ہوتی ہیں اور جو بلڈ گروپس نہیں ہوتے ان کے خلاف انسان کے خون میں اینٹی باڈیز ANTibodies موجود ہوتی ہیں۔

اگر ایک گروپ والے کو کسی دوسرے بلڈ گروپ کا خون دے دیا جائے تو وہ اینٹی باڈیز جو دوسرے بلڈ گروپ کے خلاف موجود ہوتی ہیں چالو (ACTIVATE) ہو جاتی ہیں۔ اور ایک ری ایکشن ہوتا ہے جو الرجی اور بخار پر مشتمل ہوتا ہے اور زیادہ خطرناک صورتوں میں گردے کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔

یہاں پر دو گروپس قابلِ ذکر ہیں۔

۱۔ یونیورسل ڈونر (UNIVERSAL DONOR) O-ve گروپ کا آدمی ہر گروپ کو خون کا عطیہ دے سکتا ہے

۲۔ یونیورسل ریسیپیئنٹ (UNIVERSAL RECIPIENT) AB+ve گروپ کا آدمی ہر گروپ کا خون لے سکتا ہے۔

خون کا ۵۵ فیصد حصہ پلازمہ پر مشتمل ہوتا ہے۔ یہ پانی اور نمکیات سے بنا ہوتا ہے۔ باقی ۴۵ فیصد حصہ زیادہ تر سرخ ذرات سے بنتا ہے۔ ان کا کام جسم کے مختلف حصوں کو آکسیجن پہنچانا ہوتا ہے ان کی زندگی ۱۲۰ دن ہوتی ہے اور اس کے بعد یہ جگر اور تلی وغیرہ میں جا کر ختم ہو جاتے ہیں اور ان کی جگہ ہڈیوں کے گودے (BONE MARROW) سے نئے سرخ ذرات آ جاتے ہیں۔ ایک عام بالغ آدمی میں ۵ سے ۵.۵ لیٹر تک خون ہوتا ہے۔

خون کا عطیہ دینے والا (DONOR) کا صحت مند ہونا ضروری ہے اس کو کوئی خطرناک بیماری نہ ہو اور نہ ہی کبھی یرقان ہوا ہو۔ پروفیشنل ڈونرز کی ہر قیمت پر حوصلہ شکنی کی جانی چاہیئے۔

خون کو ایک پلاسٹک کے جراثیم سے پاک اور ہر طرح سے صاف تھیلے میں جمع کیا جاتا ہے۔ اس میں پہلے سے ایک محلول موجود ہوتا ہے جو خون کو جمنے سے محفوظ رکھتا ہے۔

ڈونرز کو خون کا عطیہ لیتے وقت لٹایا جاتا ہے اور اس کا بلڈ پریشر لیا جاتا ہے اور پھر اس کے بازو کی ورید (VEIN) سے سوئی کے ذریعے تھیلے میں خون اکٹھا کر لیا جاتا ہے۔ ایک وقت میں ۴۰۰ ملی لٹر خون لیا جاتا ہے اس میں سے ۲۲۰ ملی لٹر پلازمہ پر مشتمل ہوتا ہے جو اسی وقت پانی پی کر پورا کیا جا سکتا ہے۔ ۱۸۰ ملی لٹر سرخ خلیوں پر مشتمل ہوتا ہے جو چند دنوں میں پورا ہو جاتا ہے ایک آدمی سال میں تین سے چار دفعہ خون دے سکتا ہے اور اس پر اس کا کوئی بھی بد اثر نہیں پڑتا۔

خون کی بوتل کو یا تو اسی وقت استعمال کر لیا جاتا ہے یا پھر دو گھنٹے کے اندر اندر ایک ایسے فریج میں پہنچا دیا جاتا ہے جس کا درجہ حرارت ۴ ڈگری سینٹی گریڈ ہوتا ہے۔ وہاں پر یہ ۲۱ دنوں تک محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔ خون کے صرف چند چھوٹے چھوٹے جز اس عمل کے دوران تباہ ہو جاتے ہیں اور اکثر حصہ محفوظ رہتا ہے۔

خون بہت سے ضرورت مندوں کے کام آتا ہے۔ مثلاً

۱۔ حادثے کی صورت میں جب بہت زیادہ خون ضائع ہو جائے تو اس کمی کو پورا کرنے کے لئے۔
۲۔ جلنے کی صورت میں جسم میں پانی کی کمی ہو جاتی ہے۔
۳۔ آپریشن سے پہلے یا آپریشن کے بعد
۴۔ بچے کی پیدائش کے وقت یا دوسری زنانہ بیماریوں میں۔
۵۔ ایسی بیماریوں میں جس میں جسم کے اندر سے خون کی بڑی مقدار ضائع ہو رہی ہو۔
۶۔ خون کی کمی کی صورت میں بعض قسم کے اینیمیا (ANEMIA) میں۔

علاج کے سلسلے میں خون کو کئی طریقے سے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

۱۔ پورے کا پورا خون لگا دیا جائے۔
۲۔ خون کے مختلف اجزاء علیحدہ علیحدہ کر کے استعمال میں لایا جائے مثلاً سرخ ذرات نمکیات پلازما پلیٹلیٹس، اور جمنے کے عمل میں استعمال ہونے والے اجزاء یہ سب مختلف بیماریوں میں خاص طور پر مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ مثلاً تھیلیسیمیا میں آخر میں ہر آدمی کو اپنا خون کا گروپ معلوم ہونا چاہیئے اس کے علاوہ ۱۸ سے ۶۰ سال تک کہ ہر صحت مند انسان کو ضرورت مند مریض کو خون دینے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

بقیہ: شیخ سعدی

آج سے نصف صدی پہلے تک بلکہ قیام پاکستان کے پہلے عشرہ تک اخلاقیات کی تعلیم کے لئے خصوصاً گلستان بوستان کو مقدم سمجھا جاتا تھا۔ اور چھوٹی کلاسوں میں بھی یہ کتب نصاب تعلیم کا حصہ تھیں۔ طالب علم کی تربیت انہیں کتب کی مرہون منت تھی۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے بھی بچپن میں یہ کتب پڑھیں۔ آپ کے والد ماجد نے گلستان و بوستان پڑھانے کے لئے استاد رکھے۔ آپ کے دل پر شیخ سعدی کے کلام کا گہرا اثر ہے۔ اور آپ نے بعض اشعار کو بہت پسند کیا۔ آپ کی کتب میں جابجا شیخ سعدی کے اشعار درج ہیں۔ بعض اشعار تو الہام کی صورت میں بھی القاء ہوئے۔ چنانچہ جب آپ چالیس برس کے ہوئے تو الہام ہوا۔

مکن تکیہ بر عمر ناپائیدار
مباش ایمن از بازیٔ روزگار

یعنی اپنی عارضی زندگی پر بھروسہ مت کریں۔ اور زمانہ کے حالات سے کبھی بھی اپنے آپ کو محفوظ نہ سمجھیں۔

اسی طرح آپ کا ایک شعر جس کا دوسرا مصرعہ الہامی ہے اور شیخ سعدی کی لمبی نظم سے ہے یوں ہے۔

اے بے خبر بخدمتِ فرقاں کمر بہ بند
"زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند"

اے بے خبر قرآن کریم کی خدمت پر مستعد اور مامور ہو جا۔ اس وقت سے پہلے کہ یہ آواز آئے کہ فلاں اس دنیا میں موجود نہیں۔

ان صوفیاء اور بزرگان کے حالات و واقعات ہمارے اخلاق و کردار کی نشوونما اور تعمیر شخصیت کے لئے اہم حیثیت کے حامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مستفیض ہونے کی توفیق دے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

دخترِ آزادی

کملا جواہر لال پنڈت کی بیوی جو اکثر بیمار رہتی تھی ۱۹۳۶ء میں سوئٹزرلینڈ کے ایک ہسپتال میں وفات پا گئیں اس وقت اندرا گاندھی کی عمر ۱۹ سال تھی اندرا اس وقت اندرا گاندھی نہیں تھیں۔ بلکہ صرف اندرا تھیں کیونکہ گاندھی تو وہ فیروز گاندھی کے ساتھ شادی کے بعد کہلائیں۔ پنڈت جواہر لال نہرو جنہیں اپنی بیوی کے اکثر بیمار رہنے کی وجہ سے ان کے ساتھ کچھ بہت زیادہ قرب اور انسیت نہیں تھی۔ انہوں نے اس کی وفات کے بعد اپنی بیٹی اندرا کو ہمیشہ اپنے قریب رکھا۔ "دختر آزادی" پنڈت جواہر لال نہرو اور اندرا کے ۱۹۲۲ء سے ۱۹۳۹ء تک کے خطوط پر مشتمل ہے۔ اگرچہ شروع شروع میں تو اندرا نہایت شرمیلے پن سے اور اختصار کے ساتھ خط لکھتی تھیں لیکن بعد میں باپ اور بیٹی نے ہر قسم کے معاملے پر بات کی اور ان سترہ سالوں میں نہرو کی زندگی کے مختلف پہلو بھی سامنے آئے۔

جواہر لال نہرو اپنے باپ موتی لال نہرو کی جانشینی میں ہندوستان کی آزادی کے لئے لڑتے ہوئے ۱۹۲۱ء سے ۱۹۴۵ء تک ۹ دفعہ جیل کی سلاخوں کے پیچھے گئے اور جلوسوں میں بھی انگریز حکومت کا تشدد برداشت کیا۔ ان کی وفات کے بعد کچھ دیر کے لئے تو ہندوستان کی حکومت نہرو خاندان کے ہاتھ سے نکل گئی۔ لیکن جلد ہی بعد ۱۹۶۶ء میں ان کی بیٹی اندرا جو اس وقت تک اندرا گاندھی کہلانے لگی تھیں وزیر اعظم بن گئیں۔ اور اس طرح ہندوستان کی حکومت ایک دفعہ پھر اسی خاندان کے ہاتھ آ گئی۔

ان خطوط کو راجیو گاندھی کی بیگم سونیا گاندھی نے مرتب کیا ہے۔ سونیا گاندھی کے متعلق ایک نہایت لطیف واقعہ بعض اوقات سننے میں آتا ہے کہتے ہیں کہ اندرا گاندھی انگلستان میں تھیں راجیو اور سونیا کی آپس میں ملاقاتیں ہو رہی تھیں۔ تو ایک دن ماں نے بیٹے سے کہا کہ سونیا کو مجھ سے ملاؤ۔ سونیا کہتی ہیں کہ میں اپنے ہونے والی ساس کو ملنے گئی اور ملاقات کے بعد جب واپس آ رہی تھی۔ تو اندرا گاندھی نے دیکھا کہ میرے فراک کے ایک کونے سے دو چار ٹانکے ٹوٹے ہوئے ہیں۔ انہوں نے مجھے واپس بلایا اپنے پاس بٹھایا اور اپنے بیگ میں سے سوئی دھاگہ نکال کر اسی وقت وہ ٹانکے لگا دیئے۔ سونیا ایک اطالوی لڑکی ہونے کی وجہ سے اس بات پر بہت حیران ہوئیں کہ اتنی عظیم عورت اور اس نے اپنے بیگ میں سوئی دھاگہ بھی رکھا ہوا ہے۔

یہ خطوط سمرویل کالج آکسفورڈ اور بہت سے دیگر مقامات سے لکھے ہوئے ہیں۔ کیونکہ کالج کو تو اندرا نے بغیر کسی ڈگری کے حصول کے چھوڑ دیا تھا۔ لیکن ان کے باپ کی یہ خواہش تھی کہ وہ ہر لمحہ اپنے علم اور اپنے تجربے میں اضافہ کرتی رہے۔ اس لئے وہ کالج چھوڑنے کے بعد سارا یورپ گھومی اور جہاں گئیں وہاں سے اپنے باپ کو خط لکھے۔ کل خطوط کی تعداد ۳۱۹ ہے۔ جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے۔ ان خطوط میں زندگی کے ہر شعبے کے متعلق کچھ نہ کچھ لکھا ہوا ملتا ہے۔

پنڈت نہرو جیل میں تھے تو ایک دفعہ چاندنی رات کا منظر اپنی بیٹی کو لکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں اس وقت سوچ رہا تھا شائد اس وقت تم بھی میری طرح چاند کو ٹکٹکی لگا کر دیکھ رہی ہو گی اور اس نظارے سے محظوظ ہو رہی ہو گی۔

ایک خط میں پنڈت نہرو نے اپنی بیٹی کو لکھا مجھے اس بات کا احساس ہے کہ فیملی کی وراثت پر فخر کیا جا سکتا ہے۔ فیملی کی وراثت سے تمہیں بعض ایسی پبلک حیثیتیں ملیں گی جن کے حصول کے متعلق تم نے از خود کچھ بھی نہ کیا ہو گا۔ گویا کہ اندرا کو یہ بات یاد دلانے والی تھی کہ کچھ باتیں تو ایسی ہیں جو تم اپنے علم اور اپنی قابلیت کی وجہ سے حاصل کرو گی لیکن ان کے علاوہ تمہیں نہرو خاندان سے تعلق کی بناء پر لوگ عزت بھی دیں گے اور بعض مقامات پر آپ کو کچھ رفاہ عامہ کے کام بھی کرنے پڑیں گے۔ اپنی والدہ کی وفات کے بعد اندرا چونکہ ہمیشہ اپنے باپ کے قریب رہیں اس لئے پنڈت نہرو کے وزیر اعظم بننے کے بعد ان کی جتنی سیاسی مصروفیات ہوتی تھیں ان میں اندرا بھی ان کے پہلو بہ پہلو رہ کر علم اور تجربہ حاصل کرتی رہیں۔ ان خطوط سے یہ بات خاص واضح ہو جاتی ہے کہ نہرو خاندان کے لوگوں کو ورثے میں ملنے والی حیثیت کا انہیں کسقدر احساس تھا بہر حال یہ خطوط نہ صرف باپ اور بیٹی کے خیالات جذبات اور احساسات کی عکاسی کرتے ہیں بلکہ جس عرصے کے دوران یہ خطوط لکھے گئے تھے۔ اس کی تاریخ پر سے بھی پردے ہٹا کر بعض باتوں کو نہایت مفید رنگ میں پیش کرتے ہیں یہ کتاب سونیا گاندھی نے مرتب کی ہے اور ہاورڈ اینڈ سٹاؤٹن نے شائع کی ہے۔ اس کی قیمت ۲۵ پاؤنڈ ہے اگر آپ کو مل سکے تو ضرور پڑھیے گا۔

(ن۔س)

یادِ رفتگان

محمد یعقوب خان صاحب

محمد اشفاق خان

"چونکہ آپ امتحان میں کامیاب نہیں ہو سکتے اس لئے آپ کا داخلہ نہیں جائے گا"۔ اس کے ساتھ ہی ماسٹر صاحب نے میرا میٹرک کا داخلہ نہ بھیجنے کا اپنا آخری فیصلہ سنا دیا۔ جو کہ میرے لئے بہت پریشانی کا باعث بنا۔ کافی سوچ بچار کے بعد ذہن میں ایک ایسی روشنی کی کرن نمودار ہوئی۔ جو امید کے ساتھ سکون بھی لے کر آئی۔ میں سیدھا "البیت" جا پہنچا۔ جہاں بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نمازِ مغرب کی ادائیگی کے لئے تشریف لا چکے تھے۔ چونکہ ابھی نماز کا وقت نہیں ہوا تھا۔ اس لئے آپ چہل قدمی فرما رہے تھے۔ میں خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ مختصر حالات کے ساتھ اپنی داخلہ روکنے کی مشکل بھی بیان کر دی۔ آپ نے میری بات نہایت اطمینان سے سنی اور خاموشی سے چہل قدمی میں مصروف رہے۔ چند لمحوں بعد متعلقہ ماسٹر صاحب بھی نماز کی ادائیگی کے لئے آ گئے۔ مجھے حضور کی خدمت میں دیکھ کر اُن کا ماتھا ٹھنکا۔ اتنی دیر میں حضور نے خود انہیں اشارے سے قریب بلا کر فقط یہ فرمایا "آئندہ ہونے والی باتوں کا دعویٰ آپ کب سے کرنے لگے" صبح سکول پہنچتے ہی ماسٹر صاحب نے مجھے بلا کر فرمایا "میاں! آپ کا داخلہ بھیج دیا گیا ہے"۔ جب نتیجہ نکلا تو میرا نام کامیاب طلباء میں شامل تھا"۔

حضور اقدس کی بے پایاں شفقت کا یہ واقعہ آپ اکثر خوشی سے بیان کرتے۔

میرے خالو محمد یعقوب خان صاحب ۱۸۹۱ء میں قادیان سے تقریباً پانچ کوس دور ایک گاؤں "کرٹی افغاناں" میں پیدا ہوئے۔ والدین بچپن میں ہی فوت ہو گئے۔ اس لئے آپ بہت ساری مشکلات کا شکار ہو گئے۔ پڑھنے کا شوق تھا۔ لیکن مڈل پاس کرنے کے بعد مزید تعلیم کا کوئی وسیلہ نہ ہونے کی وجہ سے بھی پریشانی تھی۔ اس وقت تک احمدیت سے کوئی تعلق نہ تھا۔ مگر کسی احمدی کی رہنمائی پر قادیان آ گئے۔ مڈل سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب سے اپنے حالات بیان کئے۔ تو انہوں نے تعلیم اور رہائش کا انتظام کر دیا۔ اس طرح آپ پہلے سے مختلف دینی اور تعلیمی ماحول میں پہنچ گئے۔

قادیان میں جماعت احمدیہ کے پیدا کردہ ماحول سے آپ بہت متاثر ہوئے۔ اپنی گذری ہوئی زندگی سے موجودہ وقت کا جب بھی مقابلہ کر کے دیکھا۔ ہر لحاظ سے اسے بہتر پایا۔ چنانچہ آپ نے خدا تعالیٰ سے ہدایت کی طرف راہنمائی کے لئے دعائیں شروع کر دیں۔ آخر کار ایک خواب کے نتیجہ میں دورانِ تعلیم ہی ۱۹۰۶ء میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے دستِ مبارک پر بیعت کے ذریعہ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ پھر نظام جماعت کے ساتھ ایسا پائیدار تعلق قائم کیا۔ کہ بقیہ زندگی سلسلہ کی خدمت کے لئے وقف کر دی۔ میٹرک پاس کرنے کے بعد جب آپ کو بحیثیت استاد سرکاری ملازمت ملی۔ تو آپ نے اس کے بجائے نور ہسپتال قادیان میں بطور کمپاؤنڈر خدمت سرانجام دینے کو ترجیح دی۔ قیام پاکستان تک اسی حیثیت سے ہسپتال میں خدمت خلق سرانجام دیتے رہے۔

احمدیت اور خاندان حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے جو محبت

باقی ص ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منصور احمد مبشر

باقیات = صالحات

انسان کتنا پیارا لفظ ہے اور جس ذات پر یہ لفظ بولا جاتا ہے وہ کسقدر حسین اور خوبیوں کی مالک ذات ہے ۔ لفظ انسان میں جو مرکزی پیغام ہے وہ ہے اجتماعیت یعنی افراد کو افراد سے تعلق اور انس کے نتیجے میں انسانوں پر مشتمل ایک ایسا معاشرہ جو اجتماعی شکل رکھتا ہو ۔ اجتماعیت محض اسی وقت برقرار رہ سکتی ہے ۔ جب اتفاق موجود ہو ۔ ازل سے انسانی معاشروں میں اتفاق کی اہمیت مسلم رہی ہے ۔ جہاں اس کے قیام کی خاطر بڑی کوششیں ہوتی رہی ہیں ۔ وہاں اس کی پائمالی میں بھی انسان نے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی ۔ اسی مد وجزر میں انسانوں کی کشتی سفر کرتی آئی ہے ۔

گذشتہ دنوں کوالالمپور میں ہونے والی دولت مشترکہ کے ممالک کی کانفرنس حصول اتفاق کے لئے اسی جہد مسلسل کا نتیجہ ہے جو یقیناً آج کے باشعور انسان کی ایک بہتر کوشش کی عملی تصویر ہے ”فیملی آف دی نیشنز“ کتنا خوبصورت محاورہ ہے جو نمائندہ ممالک کی اجتماعی حیثیت پر بولا جاتا ہے خدا کرے کہ دنیا کے تمام ممالک نہ صرف ایک ہی فیملی کی مانند کہلانے لگیں بلکہ واقعۃً فیملی ممبرز ہونے کا عملی ثبوت فراہم کریں اور ذاتی مفادات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے برملا سچ کو سچ اور جھوٹ کو جھوٹ کہنے میں عار محسوس نہ کریں ۔

اس کانفرنس میں بہت سے موضوع زیر بحث آئے اور دنیا کے مختلف حصوں میں جہاں جہاں دکھ کی صورتیں ہیں اور ظلم اور زیادتی برتی جا رہی ہے اس کا نہایت محتاط انداز سے اور ادب کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ذکر کیا گیا ۔ ایسی کانفرنسوں کا انعقاد قیام امن کی خاطر شاندار پیش رفت ہے مگر جب تک عملی حصہ سامنے نہ آئے بڑے بڑے اجلاسات کوئی مثبت پہلو اپنے اندر نہیں رکھتے ۔ گو دنیا میں اب بھی دکھ کی بہت سی صورتیں پائی جاتی ہیں تاہم ان کے دور کرنے کی خاطر کی جانے والی کوششوں کے لحاظ سے یہ عشرہ بہت اہم رہا ہے جس میں انسان بہرحال شعور کے لحاظ سے اس موڑ پر پہنچ چکا ہے کہ ہم نے قیام امن کی نسبت اپنی تباہی کے انتظامات زیادہ کر رکھے ہیں جن سے گلو خلاصی کرنا از حد ضروری ہے ورنہ ”فیملی آف دی نیشنز“ کے کسی فرد کے وجود یا اسکی بقا کی کوئی ضمانت نہیں دی جا سکتی ۔

ممکن ہے یہ ایک خوبصورت اتفاق ہو لیکن یہ حقیقت ہے کہ جماعت احمدیہ کے قیام پر پہلی صدی مکمل ہونے کے ساتھ ساتھ ساری دنیا میں قیام امن کی خاطر عالمی سطح پر جو شعور بلند ہوا ہے اس سے قبل ایسی صورتحال کبھی مشاہدے میں نہ آئی تھی ۔ جنوبی افریقہ و نمیبیا کی سیاسی تبدیلیوں سے لے کر پورے مشرقی یورپ میں جمہوریت کے فروغ کے لئے انقلابی جدوجہد اور منزل بمنزل کامیابیاں نیز دیوار برلن کو گرائے جانے جیسے واقعات بہت اہم حصۂ تاریخ ہیں ۔ بڑی طاقتوں کے آپس میں تخفیف اسلحہ کے معاہدے اور ان پر عملی کارروائی نہایت عقلمندی کا ثبوت ہے خاص طور پر روس نے ٹینکوں کو بلڈوزر میں تبدیل کرنے کا کارخانہ لگا کر ایک اچھے کام کا آغاز کیا ہے ۔

نیک کام کرنے کے دنیا میں بے شمار مواقع ہیں اور کوئی بھی کسی کو بہبود کے کام کرنے سے نہیں روکتا بلکہ ہر نیکی کے کام کو سراہا جاتا ہے ۔ قوموں نے گذشتہ عرصے میں جو انفرادی ترقی کی ہے اور اپنے خطے کے لوگوں کی بہبود کے لئے جو کام کئے وہ عظیم ہیں تاہم انہیں بہبود کے جامع پروگرام اس وقت تک نہیں کہا جا سکتا ۔ جب تک پوری انسانیت ان سے مستفید نہ ہو سکے ۔ ریسرچ کے نام پر انسان نے بے پناہ وقت ، صلاحیتیں اور دولت قربان کی ہے جو ممکن ہے ہر دفعہ برمحل نہ ہو ۔ زمین پر انسانوں کی جائز بنیادی ضروریات انہیں حاصل نہ ہوں تو وہ چاند اور مریخ کی فتح کے قصوں کو کیا کریں گے ۔ گذشتہ دنوں عالمی یوم خوراک منایا گیا ۔ کون کہہ سکتا ہے کہ اس ”تہوار“ کا عام انسان کی زندگی پر کیا اثر پڑا ہو گا ۔ ارباب حل و عقد کی سیاست کی دکان تو دراصل غریب عوام کے افلاس اور ان کی مجبوریوں کے سرمائے پر چمکتی ہے ۔ لہٰذا خالی خولی دعوے تو سب بے کار اور فضول باتیں ہیں ۔ یورپی انسانی برادری جیسا کہ اقتصادی لحاظ سے ایک خاندان کی حیثیت اختیار کرتی جا رہی ہے ۔ اس لئے چاہیئے کہ ذمہ داریوں اور احساس کو بھی آپس میں تقسیم کر لیا جائے اور وہ جس کے پاس خدا کا دیا بہت کچھ ہے پہلے اپنے اندر یہ شعور پیدا کرے کہ مجھ سے کم تر بھی میرے جیسے جذبات اور ضروریات رکھتا ہے اور مجھے حقیقی خوشی محض اس صورت میں پہنچ سکتی ہے کہ میں دوسروں کے کام آ سکوں اور اسے اپنی خوشی دوسروں کی خوشی پر قربان کرنے کا چسکا پڑ جائے تو معاشرہ جنت نظیر بن سکتا ہے ۔ یہ کام تلقین کی حد تک تو بہت آسان ہے لیکن عمل کے لحاظ سے واقعی یہ بہت مشکل کام ہے ورنہ ایسی بات نہیں ہے کہ لوگوں کو معاشرے میں موجود دکھ کا احساس نہیں ہے یا اسکی وجوہات معلوم نہیں ہیں ۔ بس عمل مفقود ہے کاش ایسا ہو کہ انسانوں کو انسانوں سے بہت پیار کرنے اور محبت اور خدمت کرنے کی چاٹ لگ جائے ، دوسروں کا دکھ اپنا دکھ محسوس ہونے لگے اور ہر انسان انسانوں کا ہمسایہ ہو جائے ۔

بقیہ: یادرفتگان

آپ کے دل میں تھی ۔ اس کا اظہار آپ کے ہر قول و فعل سے ہوتا تھا ۔

آپ کی شادی گاؤں کے ایک معزز خاندان میں ہوئی ۔ انہوں نے احمدیت آپ ہی کی وجہ سے قبول کی تھی ۔ مکرم و محترم خان عبدالمجید خان صاحب آف ڈیرہ وال اور خاکسار کے والد محمد اسحاق خان صاحب موجودہ صدر جماعت احمدیہ بھڈال کی شادی بھی اسی گھرانے میں ہوئی ۔

قیام پاکستان کے بعد گگڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ میں سکونت اختیار کی ۔ دعوت الی اللہ کا کام پوری تندہی سے یہاں بھی جاری رکھا ۔ نیکی کے ہر کام میں سبقت لے جانے کا شوق تھا ۔ لاتعداد بڑے اور بچے قرآن شریف کی تعلیم آپ سے حاصل کرتے رہے ۔ نماز کے لئے جاتے ہوئے بچوں کو گھروں سے بلا کر ساتھ لے جاتے ۔ نماز کے بعد دعائیں یاد کرواتے ۔ سونے سے پہلے ہم بچوں سے پہاڑے ، دعائیں اور مختصر مسائل دہرائی کے طور پر ضرور سن لیتے ۔

آپ اکثر فرماتے ”میں جسمانی طور پر یہاں ہوں ۔ جبکہ میری روح قادیان رہتی ہے“ ۔ آپ موصی تھے ۔ اور اپنی جائیداد کا تیسرا حصہ جماعت کے لئے وقف کر دیا تھا ۔ اگست ۱۹۶۸ء میں بعمر ۷۷ سال وصال کے بہشتی مقبرہ ربوہ میں قطعہ خاص میں دفن ہوئے ۔

خدا تعالےٰ آپ کے درجات بلند کرے ۔

اعلان دارالقضاء

● مکرم محمد اسلم صاحب مکان ۶/۲۹ محلہ دارالبرکات ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کی اہلیہ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ کا پلاٹ ۱۳/۲ محلہ دارالعلوم غربی ربوہ مندرجہ ذیل ورثاء کے نام منتقل کیا جائے ۔

۱۔ محمد اسلم صاحب (خاوند)
۲۔ نعیم احمد صاحب عابد (بیٹا)
۳۔ امۃ العزیز صاحبہ (بیٹی)
۴۔ فوزیہ تبسم صاحبہ "
۵ امۃ الوحید صاحبہ "

اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر اعتراض ہو تو ایک ماہ کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں ۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

۲:۔ مکرم عبداللہ خان صاحب وغیرہ ولد لدھے خان صاحب سکنہ گھنو کے ججہ ڈاکخانہ قلعہ کالروالا براستہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ نے درخواست دی ہے کہ والد صاحب کا قطعہ نمبر ۱۳/۷ محلہ دارالصدر شرقی ربوہ ہم تینوں بھائیوں کے نام الاٹ کر دیا جائے ۔ لہٰذا بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ مذکورہ قطعہ عبداللہ خان صاحب ، نصر اللہ خان صاحب اور اسد اللہ خان صاحب پسران لدھے خان صاحب ساکنان گھنو کے ججہ ضلع سیالکوٹ کے نام انتقال کیا جانے پر کسی وارث یا غیر وارث کو اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز
ربوہ

مسل نمبر ۲۷۲۲۹:- میں شریفاں بی بی زوجہ محمد دین صاحب قوم ڈھنگے وان پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی ساکن دارالنصر وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱/۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے - (۱) حق مہر ۳۲/- روپے (۲) طلائی کوکا ۱۵۰/- روپے (۳) طلائی تمعہ وزنی ۳/۴ تولہ ۲۴۰۰/- روپے (۴) طلائی بالیاں وزنی نصف تولہ ۱۶۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ شریفاں بی بی زوجہ دین محمد صاحب ۶/۵ دارالنصر وسطی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ عبد المنان۔ وصیت نمبر ۲۵۷۶۹۔ گواہ شد نمبر ۲۔ غلام علی وصیت نمبر ۱۶۹۹۸ -

مسل نمبر ۲۷۲۳۰:- میں ناصر احمد ولد غلام محمد نصیر صاحب قوم چوہان پیشہ ملازمت عمر ½۴۹ سال بیعت پیدائشی ساکن ۱۶/۳ دارالیمن غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳/۸/۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے - (۱) رہائشی پلاٹ ۱۶/۳ دارالیمن غربی مالیتی ۵۰۰۰۰/- روپے رقبہ ایک کنال اس میں سے نصف حصہ بھائی کا ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۴۴۲/- روپے ماہوار بصورت تنخواہ + پنشن مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ ناصر احمد ولد غلام محمد نصیر صاحب ۱۶/۳ دارالیمن غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ بشیر احمد ابن جان محمد صاحب۔ وصیت نمبر ۱۲۵۰۵ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد یوسف ولد چوہدری عبد اللہ خان ۲۹/۵ دارالیمن غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۷۲۳۱:- میں حافظ سعید الرحمٰن ناصر ولد مستری عبد الرحمٰن صاحب قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر ½۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱/۱۷ دارالفضل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸/۷/۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اسوقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے - اس وقت مجھے مبلغ ۳۴/- روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ حافظ سعید الرحمٰن مربی سلسلہ ۱/۱۷ دارالفضل ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ سید محمود احمد وصیت نمبر ۲۴۲۷۳۔ گواہ شد نمبر ۲۔ سید خالد احمد وصیت نمبر ۲۱۴۴۱ -

مسل نمبر ۲۷۲۳۲:- میں عامر لطیف عمران ولد محمد لطیف بٹ قوم کشمیری پیشہ تعلیم عمر ½۱۸ سال بیعت ۲ مئی ۱۹۷۵ء ساکن دارالرحمان ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷/۳/۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ عامر لطیف عمران ولد محمد لطیف بٹ صاحب دارالرحمان A-2 ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ معراج بیگم اہلیہ محمد لطیف بٹ صاحب وصیت نمبر ۲۳۹۲۵۔ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد لطیف بٹ وصیت نمبر ۲۳۹۲۴ - والد موصی۔

مسل نمبر ۲۷۲۳۳:- میں محمد منور خان ولد محمد ابراہیم خان قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رحمانپورہ لاہور حال طاہر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/۲/۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اسوقت مجھے مبلغ تین صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد منور خاں ۱۲۹ سی رحمانپورہ لاہور حال طاہر ہوسٹل ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ صوفی بشارت الرحمٰن۔ وصیت نمبر ۶۰۵۹۔ گواہ شد نمبر ۲۔ مرزا بشر احمد ولد مرزا محمد دین صاحب ۱/۱۳ دارالبرکات ربوہ۔

اخبار احمدیہ

نعم البدل

• مکرم زاہد محمود خان صاحب اسلام آباد کا بیٹا جس کی عمر تقریباً تین ماہ تھی مورخہ ۹، دسمبر ۸۹ء بروز ہفتہ وفات پا گیا ہے۔ بچہ وقفِ نو کی مبارک تحریک میں شامل تھا لیکن ابھی تک حضور کی طرف سے نام موصول نہیں ہوا تھا۔

یہ بچہ مکرم لطیف احمد خان صاحب کا پوتا اور مکرم ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب اتالیق کا نواسہ تھا۔ احباب سے نعم البدل عطا ہونے اور لواحقین کے لئے صبرِ جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

بازیافتہ سائیکلیں

"دفتر صدر عمومی میں تین عدد گم شدہ سائیکلیں موجود ہیں۔ جن صاحبان کی ہوں دفتر صدر عمومی سے حاصل کریں۔ ورنہ سائیکلیں نیلام کر دی جائیں گی۔

ضروری اعلان

میں لجنہ اماء اللہ راولپنڈی شہر و ضلع کی تاریخ لکھ رہی ہوں۔ جن بہنوں نے مختلف اوقات میں راولپنڈی شہر و ضلع میں کام کیا ہے یا کر رہی ہیں وہ درج ذیل نکات کو سامنے رکھتے ہوئے مختصر اور جامع حالات لکھیں۔ راولپنڈی میں امۃ الجمیل شگفتہ صاحبہ سابق نائب جنرل سیکرٹری کو یا مجھے براہِ راست بھجیں۔

۱۔ نام - زوجہ یا بنت - کس عہدے پر کام کیا۔ کس صدر کے ساتھ کیا۔ کب سے کب تک کیا۔ کام کی کوئی نمایاں خصوصیت۔

۲۔ وفات پانے والی ممبرات کے عزیز رشتہ دار حالات لکھ کر بھیج دیں۔

۳۔ حضرت اقدس کے دور میں بیعت کرنے والی خواتین کے عزیز ان کے مختصر حالات ضرور لکھ کر بھیجیں۔

(سیدہ نسیم سعید۔ بیت الفضل ۱۲ عبد الرحمن روڈ۔ لاہور چھاؤنی)

حبوب مفید اطہراء
۲۰ گرام ۱۵/- ـــ ۶۰ گرام ۴۵/-
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ)
گولبازار ربوہ فون ۶۳۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توسیع اشاعت الفضل

مندرجہ ذیل احباب نے توسیع اشاعت الفضل کے لئے کچھ رقوم ارسال کی ہیں ان سب دوستوں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۱۔ مکرم جناب شیخ عنایت اللہ صاحب ۹۴ مصطفےٰ پارک اوکاڑہ (اپنے بیٹے ڈاکٹر جاوید منصور صاحب کی MRCP میں کامیابی پر) ۔۔۔ ۱۰۰/- روپے

۲۔ مکرم چوہدری نصراللہ خاں صاحب باجوہ L-55/4 ضلع اوکاڑہ ۔۔۔ ۳۰۰/- //

۳۔ مکرم جناب ملک جمیل احمد صاحب 30/1 - 4 بی ناظم آباد کراچی ۔۔۔ ۱۰۰۰/- //

۴۔ مکرم جناب چوہدری مشتاق احمد صاحب جوڑیا بازار کراچی ۔۔۔ ۱۰۰۰/- //

۵۔ مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب باجوہ جوڑیا بازار کراچی ۔۔۔ ۵۰۰/- //

۶۔ مکرم جناب نوید احمد صاحب ٹیک بی۔ ٹسٹ پی ای سی ایچ ایس ۔۔۔ ۲۰۰/- //

۷۔ محترمہ بشریٰ بشیر صاحبہ و مکرم بشیر احمد صاحب دارالبرکات حال مقیم گیمبیا۔ ۔۔۔ ۵۰۰/- //

اسلام آباد کی حسب ذیل بہنوں کی طرف سے الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے رقوم موصول ہوئی ہیں۔

۱۔ مسز کرنل مقبول صاحب ــــــــ ۵۰۰/- روپے
۲۔ محترمہ رضیہ صاحبہ ــــــــ ۱۰۰/- //
۳۔ مسز طارقہ ناصرہ صاحبہ ــــــــ ۵۰/- //
۴۔ مسز سہیل احمد صاحب ــــــــ ۵۰/- //
۵۔ مسز ذاکرہ ناصر علی صاحبہ ــــــــ ۱۰۰/- //
۶۔ مسز خالدہ تنویر صاحبہ ــــــــ ۱۰۰/- //
۷۔ محترمہ مہتاب صاحبہ ــــــــ ۵۰/- //
۸۔ محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ ــــــــ ۵۰/- //
۹۔ مسز قدسیہ ظہور صاحبہ ــــــــ ۵۰/- //
۱۰۔ مسز جہانزیب صاحب ــــــــ ۵۰/- //

علاوہ ازیں بہت سی بہنوں نے ۵/- روپے سے لے کر پچاس روپے تک رقوم ادا کی ہیں۔ لجنہ اماء اللہ اسلام آباد کی طرف سے کل ۲۰۹۰/- روپے موصول ہوئے ہیں۔ ناصرات الاحمدیہ اسلام آباد کی طرف سے اس مد میں ۶۱۰/- روپے موصول ہوئے ہیں۔

احباب ان سب کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے بے شمار فضلوں سے نوازے اور جزائے خیر عطا فرمائے۔

دِل میں یہی ہے ہر دَم تیرا صحیفہ چُوموں
قرآں کے گِرد گُھوموں کعبہ مِرا یہی ہے

خبریں

ملکی خبریں

● متحدہ حزب اختلاف کے زیر اہتمام راولپنڈی کے بڑے جلسہ عام میں ایم کیو ایم اور آئی جے آئی کے راہنماؤں کے درمیان تلخ کلامی ہوگئی۔ ایم کیو ایم نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ اس سے بھی بڑا جلسہ کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں

● لاہور ہائی کورٹ نے وفاقی وزیر مختار اعوان کی ۹ جنوری تک عبوری ضمانت منظور کرلی ہے ضمانت کا کیس چیف جسٹس مسٹر جسٹس محمد رفیق تارڑ نے سنا

● حیدر آباد میں امن وامان قائم کرنے کیلئے مزید فوج طلب کرلی گئی ہے۔ سندھ کی حکومت کا خیال ہے کہ قانون نافذ کرنے والے اداروں کی مزید چوکیاں قائم کی جائیں گی۔

● کراچی میں حفظ ماتقدم کے طور پر رینجرز کے دستوں کو طلب کرلیا گیا ہے۔

● نوشہرہ میں پولیس اور مشتعل طلباء میں جھڑپوں کے نتیجے میں جی ٹی روڈ تین گھنٹے تک بند رہی

● وزیر اعظم بے نظیر بھٹو جنوری کے دوسرے ہفتے میں ذاتی امور کیلئے رخصت پر جائیں گی۔

● آزاد کشمیر کی سرحد پر بھارتی فوج کی فائرنگ سے ایک معصوم بچی شدید زخمی ہو گئی۔ واضح رہے کہ گذشتہ چھ ماہ سے سماہنی سیکٹر میں ہر روز فائرنگ کا سلسلہ جاری ہے

● پاکستان اور بھارت کے درمیان گوجرانوالہ میں ہونے والے دوسرے ون ڈے کرکٹ میچ میں پاکستان نے ایک سنسنی خیز مقابلے کے بعد بھارت کو ۷ رنز سے ہرا دیا۔ خراب موسم کی وجہ سے میچ لنچ کے بعد شروع ہوا اور دونوں ٹیموں نے ۱۶-۱۶ اوورز کھیلے

● پاکستانی کرکٹ ٹیم ۲۶ دسمبر کو آسٹریلیا پہنچ جائے گی۔ تین ٹیسٹ میچوں کے علاوہ ون ڈے کرکٹ ٹورنامنٹ بھی کھیلے گی۔

غیر ملکی خبریں

● صدر جارج بش نے ایک انٹرویو میں کہا ہے کہ امریکہ مشرق وسطیٰ میں قیام امن کی کوششوں میں مدد دینے کا ارادہ رکھتا ہے تاہم وہ فلسطین کی تنظیم آزادی کے ساتھ مذاکرات کیلئے اسرائیل پر دباؤ ڈالنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔

● ریڈ کراس کی بین الاقوامی کمیٹی نے لبنان کے صدر جناب الیاس ہراوی سے اپیل کی ہے کہ وہ ریڈ کراس کی بین الاقوامی کمیٹی کے ان دو نمائندوں کو آزاد کرانے میں مدد دیں جنہیں جنوبی لبنان میں اکتوبر میں اغوا کرلیا گیا تھا۔

● سوویت وزیر خارجہ مسٹر شیورناڈزے نے ان قیاس آرائیوں کو غلط قرار دیا ہے کہ سوویت یونین بیرونی ملکوں میں تعینات اپنے تمام فوجیوں کو یک طرفہ طور پر واپس بلانے پر غور کر رہا ہے اُنہوں نے کہا کہ سوویت فوجوں کی واپسی کا انحصار مغرب سے امریکی فوجوں کو واپس بلانے پر ہے سوویت یونین نے کہا کہ وہ اپنی چھ لاکھ ۲۷ ہزار سے زیادہ فوج کو جو بیرونی دنیا میں تعینات ہے واپس بلانا چاہتا ہے۔ اسکی بیشتر فوج مشرقی یورپ میں ہے۔

● روس کے نائب صدر نے آئین میں ترمیم کا مطالبہ کردیا ہے اس ترمیم کے نتیجے میں کمیونسٹ پارٹی کی بالادستی کا خاتمہ ہو جائے گا

● رومانیہ میں ایک شہر میں پولیس اور مظاہرین کے درمیان تصادم کی اطلاعات ملی ہیں۔

● امریکہ اور چین کے درمیان خاموشی سے مذاکرات شروع ہو گئے ہیں اسکے نتیجے میں دونوں ملکوں کے درمیان سکالروں کا تبادلہ عمل میں آیا کرے گا

قرآن کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبّت رکھنا انسان کو صاحبِ کرامات بنا دیتا ہے۔

● نرینہ اولاد سے محروم
● بے اولاد ● اٹھرا
● گرمی ● سوکھا
● گیس
کا علاج کرنے والے

حضرتِ حکیم نظام جان کا
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
حضوری باغ روڈ نزد پرانی کوتوالی ملتان

ہر ماہ کی ۲۵ تا ۲۷ تاریخ
حکیم عبدالحمید اعوان
مطب میں حاضر ہوتے ہیں